

بسم اللہ الرحمن الرحیم
شہزادورڈڈاٹ کام
پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب عام قاری کے مطالعہ
کے لیے ہیں۔
دعوتی مقاصد کے لیے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ کرنے
کی اجازت ہے۔
اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے
خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت کریں۔
کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ، اور دیگر شکایات
کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔
contactshahzadworld@gmail.com
+923174972452
www.shahzadworld.com

نام جاوید اقبال موطا امام محمدؒ درجہ دورہ اول

سوال نمبر 1

امام محمدؒ کے حالات زندگی اور تالیف موطا کی خصوصیات تحریر کریں۔

جواب:

آپ کا پورا نام ابو عبداللہ محمد بن حسن بن فرقد الشیبانی ہے۔ حضرت امام محمد کو شیبانی اس لئے بھی کہتے ہیں کہ قبیلہ شیبان سے ان کی نسبت والا ہے۔ آپ کے والد دمشق کے قریب ایک بستی حرستا سے تعلق رکھتے تھے جہاں سے وہ ہجرت کرکے عراق چلے گئے اور ۱۳۲ ہجری میں واسط شہر میں حضرت امام محمد ان کے ہاں پیدا ہوئے بعد ازاں کوفہ میں ان کی نشوونما ہوئی جہاں انہوں نے امام الاعظم امام ابوحنیفہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ حدیث میں امام اعظم کے علاوہ آپ نے امام مالک بن انس حضرت سفیان ثوری اور امام اوزاعی سے استفادہ حاصل کیا۔ آپ عراق کے شہر رقہ میں تشریف لے گئے جہاں عباسی خلفاء میں سے ہارون الرشید بھی قیام پذیر ہوگئے۔ آپ کی علمی جلالت سے متاثر ہوکر آپ کو قاضی القضاۃ کا عہدہ پیش کیا گیا۔ جو آپ نے قبول کیا۔ اور چند روز بعد اس کو چھوڑ دیا۔ بعد ازاں آپ نے بغداد کی طرف سفر کیا اور حدیث وفقہ میں تعلیم دینا شروع کی۔ آپ کی علمی شہرت بہت ہی جلد

آس پاس کے علاقوں میں پھیل گئی ہزاروں تشنگان علم نے آپ سے استفادہ حاصل کیا۔ آپ نے زندگی بھی حدیث کا درس دیتے رہے۔ اور بہت سے جلیل القدر آئمہ نے آپ سے درس لیا۔

آپ نے امام مالک سے تین سال استفادہ کیا یہ ہر وقت ان کے دروازے سے چپکے رہتے اور احادیث نبویہ کا بہت بڑا ذخیرہ اکٹھا کر لیا۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ میرے والد نے ترکہ میں تیس ہزار درہم چھوڑے جن میں سے پندرہ ہزار میں نے علم نحو اور سفر میں صرف کیے اور پندرہ ہزار حدیث و فقہ پر الغرض جو جتنی رقم ملی وہ ساری رقم میں نے ساری کی ساری علم حاصل کرنے پر خرچ دی۔

امام ابو عبید کہتے ہیں کہ ایک بار میں امام محمد کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں خلیفہ الرشید آگیا سب لوگ اس کے لیے کھڑے ہو گئے۔ مگر امام محمد کھڑے نہیں ہوئے خلیفہ دوبارہ دروازے سے نکل کر داخل ہوا تاکہ امام محمد کھڑے ہو مگر امام صاحب ٹس سے مس نہ ہوئے۔

خلیفہ ہارون الرشید آپ کی علمی عظمت و جلالت سے بے حد متاثر تھا اور آپ کو اپنے ساتھ رہنے پر مجبور کیا کرتا تھا

جب خلیفہ کا شیر رشید کی طرف گیا تو آپ کو
ساتھ لے کر گیا۔ آپ کا سن وفات ۱۸۹ھ ہجری
ہے آپ کی عمر اس وقت ستاون (57) برس
تھی۔ اتفاق ہے کہ امام نحو امام کسائی اور
حضرت محمد ایک ہی دن اور ایک ہی جگہ فوت ہوئے
اور خلیفہ نے ان دونوں کو دفن کرتے کہا کہ آج ہم
نے فقہ اور عربیت کو دفن کر دیا ہے۔
روشنی کم عمر میں علمی مہارت
آج بھی کفر عالم میں آپ کی علمی دھاک بیٹھی
ہوئی ہے۔ آپ عالم اسلام کا تابندہ ستارہ ہیں
جو تا قیامت روز روشن کی طرح عیاں رہا گا۔

سوال نمبر ۲

مسئلہ رفع یدین تفصیلاً تحریر کریں۔

جواب:

حدیث:

ہمیں امام مالک سے انہوں نے
سالم سے بن عبداللہ بن عمر سے روایت بتائی
کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں
ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے۔ اور جب رکوع
میں جاتے اور رکوع سے سر انور اٹھاتے تو بھی دونوں
ہاتھ اٹھاتے پھر آپ نے رکوع سے اٹھتے ہوئے سمع
اللہ لمن حمدہ کہا پھر ربنا لک الحمد کہا

حدیث

ہمیں امام مالک نے نافع سے خبر دی کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھ کو
کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے
تو دونوں ہاتھ پہلے سے ذرہ کم اونچے اٹھاتے

نوٹ:

مذکورہ دونوں احادیث سے دو اہم مسئلے سامنے
آتے ہیں

1۔ رفع یدین بوقت رکوع
2۔ رفع یدین کندھوں تک

ہم ان دونوں مسئلوں کے بارے میں تفصیل
سے گفتگو کرتے ہیں

حدیث

ہمیں امام مالک نے انہوں نے وہب بن
کیسان نے جابر بن عبداللہ انصاری سے حدیث
بیان کی کہ وہ انہیں نماز میں تکبیر کہنا سکھاتے
تھے انہوں نے ہمیں حکم دیا کہ جب ہم نیچے جائیں
تو تکبیر کہیں اور اٹھیں تو پھر بھی تکبیر کہیں

حدیث

ہمیں امام مالک نے ابن شہاب زہری سے
انہوں نے حضرت علی بن حسین بن علی ابی طالب
روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ
حضور ص جب نیچے جاتے اور جب اوپر اٹھتے تو
تکبیر ادا فرماتے تھے آپ کی یہی کیفیت اس وقت
تک رہی جب آپ اللہ عزوجل سے مل گئے

حدیث:

ہمیں امام مالک نے ابن
شہاب نے انہوں نے ~~حضرت~~ ہمیں ابو سلمہ
بن عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی کہ انہیں
ابوہریرہ نماز پڑھایا کرتے تھے اور جب جھکتے جاتے
تب بھی تکبیر کہتے اور جب اٹھتے تب بھی تکبیر کہتے
پھر جب نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے کہ خدا کی
قسم میں تم سب سے زیادہ نماز رسول کریم ﷺ کی نماز سے
زیادہ مشابہ ہوں۔

حدیث

ہمیں ثوری نے خبر دی کہ ہمیں
حصین بن [illegible] نے ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود
سے خبر دی کہ وہ نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھایا
کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر کے عمل سے دو مسئلے
معلوم ہوئے ایک یہ کہ آپ صرف تکبیر تحریمہ کے
وقت ہاتھوں کو اٹھایا کرتے تھے پھر پوری نماز میں
رفع یدین نہیں کرتے تھے لہذا ان سے رفع یدین والی
روایت خود ان کے عمل سے منسوخ ہونا ثابت ہو گئی
دوسرا مسئلہ یہ کہ تکبیر تحریمہ کے وقت
دونوں ہاتھوں کانوں تک بلند کرتے تھے ابن عمر کے
دونوں عمل مسلک احناف کی تائید و توثیق کرتے ہیں ان
کے عمل نے ثابت کر دیا کہ رفع یدین ایک سے زائد مرتبہ
کرنا خلاف سنت ہے اور کانوں تک تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ
اٹھانا سنت کے مطابق ہے

سوال نمبر ۶
قراءة خلف الامام اختلاف سمیت وضاحت کریں۔

جواب: ہمیں امام مالک نے جناب زہری سے انہیں ابن اکیمہ لیثی نے حضرت ابوہریرہ سے خبر دی کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے جس میں آپ نے بلند آواز سے قرآن کی تلاوت کی تو آپ نے فرمایا کیا ابھی تم میں سے کسی نے قرآن پڑھا ہے؟ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے پڑھا ہے۔ فرمایا میں کہتا ہوں کہ کیا ہوا میرے ساتھ قرآن میں جھگڑا کیا گیا اس کے بعد لوگوں نے حضور کے ساتھ ان نمازوں میں قرآن پڑھنا بند کر دیا جن میں آپ اونچی بلند آواز سے پڑھتے جب صحابہ کرام سن لیے

حدیث:

ہمیں امام مالک نے نافع سے اور وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے امام کے ساتھ نماز پڑھنے والے کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا وہ امام کے ساتھ قرات کرے۔ جب ہم میں سے کوئی ایک امام کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کے لیے امام کی قرات ہی کافی ہے اور ابن عمر امام کے پیچھے نہیں کیا کرتے تھے۔

حدیث:

ہمیں امام مالک نے وہب بن کیسان سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا جس نے کوئی رکعت بغیر قرات پڑھی ہو۔
ے

اس نے نماز نہ پڑھی ہاں اگر امام کے پیچھے ہے تو بغیر قرات کے نماز ہو گئی۔

امام محمد کہتے ہیں کہ امام کے پیچھے قرات نہیں چاہیے وہ نماز جہری ہو یا غیر جہری اس کی تائید میں عام آثار ہیں اور یہی امام اعظم کا مسلک ہے۔

حدیث:

امام محمد کہتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن محمد بن حفص بن عاصم بن عمر ابن الخطاب نے نافع سے اور انہوں نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جو امام کے پیچھے نماز پڑھے امام کی قرات اس کے لیے کافی ہے۔

حدیث:

حضرت عبداللہ ابن مسعود سے امام کے پیچھے قرات کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ قرات کیلئے خاموش رہو نماز میں یہ شغل ہے ہیں تمہیں امام کی قرات کافی ہے

حدیث:

امام محمد کہتے ہیں کہ ہمیں بکیر بن عامر نے ابراہیم نخعی سے خبر دی انہیں علقمہ بن قیس نے خبر دی کہ میرے لیے آگ کا انگارہ چبانا اس سے زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے قرات کروں۔

حدیث

امام محمد کہتے ہیں کہ ہمیں داؤد بن قیس فرا دردی نے حضرت سعد بن ابی وقاص کے کسی فرزند سے خبر بتائی کہ ان سے تذکرہ کیا گیا کہ جناب سعد بن ابی وقاص نے کہا ہے کہ جو شخص امام کے پیچھے قرات کرتا ہو میرا دل چاہتا ہے کہ اس کے منہ میں انگارہ ہو

حدیث

حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے قرات کرتا ہے کاش اس کے منہ میں پتھر ہو

حدیث:

امام محمد کہتے ہیں کہ ہمیں داؤد بن قیس نے عمرو بن محمد بن زید بن ثابت نے خبر دی کہ ہمارے دادا جان نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے قرات کرتا ہے اس کی کوئی نماز نہیں ہے۔

سوال نمبر 4

درج ذیل عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور مسئلہ کی وضاحت کریں

جواب:

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ إِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ فَاعْدِلُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بِالْمَنَاكِبِ فَإِنَّ اعْتِدَالَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ ثُمَّ لَا يُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَهُ رِجَالٌ قَدْ وَكَّلَهُمْ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ فَيُخْبِرُونَهُ أَنْ قَدِ اسْتَوَتْ فَيُكَبِّرُ۔

ترجمہ:

مالک بن ابی عامر انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان خطبہ میں فرماتے تھے جب اقامت کہا جائے تم لوگو! صفیں درست کرو اور کندھوں کو برابر کرو کیونکہ صفوں کا درست ہونا تمام نماز میں سے ہے پھر اس وقت تک تکبیر نہ کہتے جب تک وہ لوگ نہ آ جاتے جو آپ نے صفوں کی درستگی کیلئے مقرر ہوئے تھے وہ خبر دیتے کہ صفیں درست ہو گئی ہیں اب آپ تکبیر کہتے۔

وضاحت:

امام محمد کہتے ہیں کہ مسجد میں موجود نمازیوں کو چاہیے کہ جب موذن حی علی الفلاح

تو نماز کے لیے کھڑے ہوں اور صفیں درست کریں
اور کندھوں کو برابر کریں پھر جب موذن
قد قامت الصلوۃ کہے تو امام تکبیر کہے اور یہی امام کا قول
ہے۔

سوال نمبر ۳

مختصر جواب دیں:

۱۔ امام محمد کے نزدیک غسل یوم جمعہ فرض ہے یا غیر فرض ہے؟

جواب: امام محمد کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے واجب نہیں اس کی تائید میں بہت سے آثار آئے ہیں۔

۲۔ تثویب کا معنی کیا ہے؟

اذان کے دوبارہ اعلان کرنے کو تثویب کہتے ہیں۔

۳۔ عورت کا اور مرد کا ایک ہی برتن میں وضو کرنا کیسا ہے؟

جواب: امام محمد کہتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں کہ عورت مرد کے ساتھ برتن میں سے وضو کرے یا غسل کرتا ہے چاہے پہلے عورت شروع کرے یا مرد اور یہی امام اعظم کا قول ہے۔

۴۔ آگ پر پکی ہوئی چیز کو کھانے کے بعد وضو کے بارے میں بارے میں احناف کا موقف مختصراً تحریر کریں۔

امام محمد کہتے ہیں کہ اس پر ہمارا عمل ہے کہ جس چیز کو آگ نے چھوا ہو یا جو چیز جسم کے اندر داخل ہو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ وضو جسم سے ناپاک چیز کے نکلنے سے ٹوٹتا ہے بہر حال جو کھانا آگ سے پکا کر کھایا جائے یا آگ پر نہ پکایا گیا ہو ان دونوں کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول مبارک ہے۔

س: استجمار سے کیا مراد ہے؟

جواب: استنجاء کیلئے پتھروں کا استعمال کرنا استجمار کہلاتا ہے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم
شہزادورڈڈاٹ کام
پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب عام قاری کے مطالعہ
کے لیے ہیں۔
دعوتی مقاصد کے لیے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ کرنے
کی اجازت ہے۔
اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے
خرید کر تبلیغ دن کی کاوشوں میں بھرپور شرکت کریں۔
کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ، اور دیگر شکایات
کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔
contactshahzadworld@gmail.com
+923174972452
www.shahzadworld.com